سوال

(369)اختلاف رحمت سے نہیں ہے

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

آپ نے اپنی کتاب "زادالداعیۃ الی اللہ عزوجل' میں لکھا ہے کہ ''فرقہ بندی اور گروہ بندی سے اسلام اور مسلمان کے دشمن کے سوا اور کسی کی آنکھ ٹھنڈی نہیں ہو سکتی'' جب کہ نبی ﷺ نے فرمایا ہے : ''میری امت کا اختلاف رحمت ہے'' تو اس اختلاف سے جو رحمت ہے کیا مراد ہے اور آپ نے اپنی کتاب میں جس تفرقہ بازی کی طرف اشارہ کیا ہے 'اس سے کیا مقصود ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

یہ حدیث جس کا سائل نے ذکر کای ہے ضعیف ہے ۔ صحیح سند سے یہ نبی ﷺ سے ثابت نہیں ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :

وَلايَزالونَ مُختَلِفينَ ١١٨ إِلّا مَن رَحِمَ رَبُّكَ ۚ وَلِذٰلِكَ خَلَقَهُم ... ١١٩ ...سورة هود

''اوروہ ہمیشہ (باہم) اختلاف کرتے رہیں گے سوائے ان لوگوں کے جن پر رحم کیا آپ کے رب نے اور اسی لیے اس نے پیدا کیا ان کو۔''

اللہ تعالیٰ نے اختلاف کو ان لوگوں کی صفت قرار دیا ہے جن پر وہ رحم نہیں فرماتا 'لہذا امت کو اختلاف نہیں کرنا چاہیے بلکہ اللہ تعالیٰ کی رحمت یہ ہے کہ اختلاف نہ کرے ۔ میرے کہنے کا یہ مقصد نہیں کہ اقوال مختلف نہ ہوں کیونکہ اقوال تو مختلف ہوتے ہیں 'بلکہ میرے کہنے کا مقصد یہ ہے کہ دلوں میں اختلاف نہ ہو۔

اگر یہ تسلیم بھی کرلیا جائے کہ یہ حدیث صحیح یا حجت ہے تو اس کے معنی یہ ہوں گے کہ امت کی آراء میں جو اختلاف ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کی رحمت کے تحت داخل ہے یعنی یہ کہ اللہ تعالیٰ مجتہدین پر رحم فرمائے گا خواہ اجتہاد میں ان کے مابین اختلاف ہی کیوں نہ ہو۔ یعنی اگر مجتہد اجتہاد سے کام لے اور اس کا اجتہاد غلط بھی ہو تو اللہ تعالیٰ اسے سزا نہیں دے گا جیسا کہ نبی ﷺ نے فرمایا ہے :

((اذا حكم الحاكم فاجتهد ثم اصاب فله اجران واذا حكم فاجتهد' ثم اخطا فله اجر)) (صحيح البخاري الاعتصام بالكتاب والسنة' باب اجر الحاكم اذا اجتهد فاصاب اواخطا' ح :٧٣٥٢ و صحيح مسلم 'الاقضية' باب بيان اجر الحاكم اذا اجتهد فاصاب اواخطا' ح :١٧١٦)

''جب کوئی حاکم فیصلہ کرے اور اجتہاد سے کام لے اور اس کا اجتہاد درست ہو تو اس کے لیے دو اجر ہیں اور جب وہ کوئی فیصلہ کرے اور اجتہاد سے کام لے اور اس کا اجتہاد غلط ہو تو پھر بھی اس کے لیے ایک اجر ہے۔''

اگر یہ حدیث صحیح ہو تو اس کے معنی یہ ہیں کہ ورنہ صحیح بات یہی ہے کہ یہ حدیث ضعیف ہے اور یہ رسول اللہ ﷺ سے ثابت نہیں ہے 'لہذا "زادالداعیة" میں جو کچھ ذکر کیا (لکھا) گیا ہے اس میں اور صحیح حدیث میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

ج4ص293

محدث فتویٰ